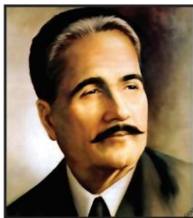

پاکستان کی نظریاتی اساس

باب نمبر 1

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت	02
2	نظریہ پاکستان کا مفہوم	07
3	ہندوستان میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران میں اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریہ پاکستان کی وضاحت	09
4	نظریہ پاکستان کے عناصر	13
5	برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دو قومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت	22
6	ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی	27
7	علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت	29
8	نظریہ پاکستان اور قائداعظمؒ	30
-	اہم ترین معلومات	34
-	کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات	36
-	مشقی سوالات	37
-	سیلف ٹیسٹ	40

www.ilmkidunya.com

نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت
(DEFINITION, SOURCES AND SIGNIFICANCE OF IDEOLOGY)

تفصیلی سوالات

س1: نظریہ کے ماخذ اور اہمیت واضح کریں۔ (مشقی سوال نمبر1) (K.B)(SWL 2016, GRW 2015)

نظریہ کے ماخذ اور اس کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

نظریے کے ماخذ کون کون سے ہیں اور ان کی اہمیت کیا ہے؟ (RWP 2016, 17)

ج: **نظریے کے ماخذ اور اہمیت**

نظریے کی تعریف:

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً پہلوؤں سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

نظریے کے ماخذ درج ذیل ہیں:

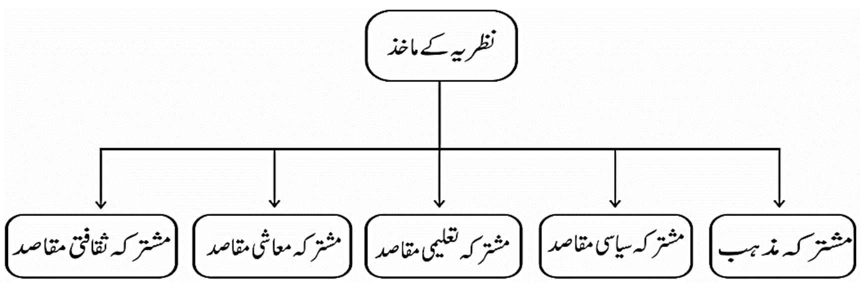

1۔ مشترکہ مذہب:

مذہب اقوام عالم کے لیے اتحادی قوت ہے۔ تمام اقوام عالم کی اپنے مذاہب کی بنیاد پر شناخت کی جاتی ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم ایک دوسرے سے جدا ہیں کہ ان کے عقائد مختلف ہیں۔ مذہب محض عبادات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

- **ہندو تحاریک:**

انیسویں صدی میں برصغیر پاک وہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد ہندوازم کی اشاعت اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔

- **آریا سماج:**

آریا سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی نے توحد کر دی تھی۔ اس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔

- **برہمو سماج:**

برہمو سماج کا بانی راجہ رام موہن رائے بھی مسلم دشمنی میں مسلمانوں کے خلاف تقاریر کرتا تھا۔

- **کانگرسی دورِ حکومت003A**

کانگرسی دورِ حکومت (39-1937ء) نے اس خیال کو مزید پختہ کر دیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے اپنی مذہبی شناخت اور پہچان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

www.ilmkidunya.com

2۔ **مشترکہ سیاسی مقاصد:**

لوگوں کا مقصد مشترکہ ہوتا ہے تو وہ متحد بھی ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کا حصول جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے سیاسی مقاصد مشترکہ تھے۔ اس نے انھیں نظریۂ پاکستان پر باہم متحد کر دیا تھا۔ مشترکہ سیاسی مقاصد کی بدولت دنیا کی کئی اقوام نے اپنی آزادی کی جدوجہد کی۔

- **جمہوریت کا تصور:**

انگریزوں کی آمد سے برصغیر پاک وہند میں جمہوریت کا تصور اُبھرا۔ جس میں حکومتی نمائندوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے عمل میں آتا تھا۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان برصغیر پاک وہند میں اقلیت میں تھے لہٰذا حکومت میں مسلمانوں کا حصہ بھی تھوڑا تھا۔

- **نئے سیاسی نظام:**

نئے سیاسی نظام نے جو شعور دیا تھا اس کی وجہ سے مسلمانوں کا تشخص اُبھرنے لگا۔

3۔ **مشترکہ تعلیمی مقاصد:**

مشترکہ تعلیمی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔

- **انگریزی زبان:**

انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظامِ تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

- **مسلم علماء کا ردعمل:**

اس پر مسلم علماء نے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلافِ اسلام قرار دیا۔

- **نئے نظامِ تعلیم کا رَد ہونا:**

بیشتر مسلمانوں نے نئے نظامِ تعلیم کو رد کر دیا۔ یہ سب ایک نظریے کی بنیاد پر ہوا اور وہ نظریہ اسلام تھا۔

4۔ **مشترکہ معاشی مقاصد:**

مشترکہ معاشی مقاصد بھی کسی قوم کے نظریہ کے ماخذ ہوتے ہیں۔

- **جنگِ آزادی:**

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے ہندو انگریزوں کو یہ بات سمجھانے میں کامیاب ہو گئے کہ جنگ آزادی میں مسلمانوں کا کردار زیادہ تھا اور مستقبل میں بھی مسلمان دوبارہ اس قسم کی کوشش کر سکتے ہیں۔

- **انگریزوں کا رویہ:**

اس کے نتیجے میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوتا چلا گیا اور معاشی طور پر مسلمانوں پر ظلم جاری رہا۔ مسلمانوں کو نظرانداز کر دیا گیا۔

- **نظریہ پر مضبوطی:**

ان تمام وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کے لیے کاروبار اور تجارت کے مواقع ختم ہو گئے لیکن انھوں نے اپنے نظریے کو نہ چھوڑا۔

5۔ **مشترکہ ثقافتی مقاصد:**

مشترکہ ثقافتی مقاصد کی بنیاد پر بھی کسی قوم کا نظریہ جنم لیتا ہے۔

- **سرکاری زبان:**

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ برطانوی حکومت میں جب ہندوؤں کا حکومتی سطح پر عمل دخل بڑھا تو انھوں نے اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دلوانے کی کوشش کی۔

- **اُردو رسم الخط:**

اُردو کیونکہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا اسے اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا۔

www.ilmkidunya.com

- **ہندی رسم الخط:**

ہندی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی لہٰذا ہندوؤں نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا مطالبہ کر دیا۔

- **تشخص کو برقرار رکھنا:**

مسلمانوں کو ہندی پڑھنے لکھنے پر عبور حاصل نہیں تھا۔ ہندوؤں کے اس عمل نے مسلمانوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ متحدہ ہندوستان میں اپنے تشخص کو مزید برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

نظریہ کی اہمیت (Importance of Ideology)

درج ذیل نکات سے نظریہ کی اہمیت واضح کی جا سکتی ہے:

سوچ کی عکاسی:

نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔

حقوق و فرائض کا تعین:

نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔

اتحاد کا ذریعہ:

نظریہ قوم کو متحد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مقابلہ کرنے کی صلاحیت:

نظریے کے مقاصد کے حصول کے لیے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت بخشتا ہے۔

مقاصد کے حصول کا جذبہ:

نظریہ مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور مقصد کے حصول کو یقینی بناتا ہے۔

انقلاب:

نظریہ انقلاب کو جنم دیتا ہے اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

نظریہ کا وجود:

کوئی بھی نظریہ فوراً وجود میں نہیں آتا بلکہ اس کے پیچھے کچھ واقعات کام کر رہے ہوتے ہیں۔ عام طور پر معاشرے کے پسماندہ لوگوں میں محرومی کو ختم کرنے کے لیے وجود میں آتا ہے۔ اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مشکل حالات اور سماجی دباؤ نظریے کو جنم دیتے ہیں اور معاشرے میں مشکلات کے شکار لوگ اس کی طاقت بنتے ہیں۔

مساوی حقوق کا حصول:

امریکہ میں سیاہ رنگت کے لوگوں نے مساوی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد شروع کی تو ان کا نظریہ مساوی حقوق کے حصول کا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک بنیادی انسانی حقوق سے محرومی نے ان میں مساوی حقوق کے حصول کے لیے ایک نظریے نے جنم لیا۔

سماجی و سیاسی حقوق کا حصول:

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے حصول کے لیے جب جدوجہد شروع کی تو اس کی وجہ انگریزوں اور ہندوؤں کا ظالمانہ رویہ تھا جس نے مسلمانوں کے اندر آزادی کی لہر پیدا کی اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے لیے نظریہ وجود میں آیا۔

حاصل کلام:

ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر نظریہ کے پس پردہ تاریخ، روایات، رسم و رواج، مزاج، نفسیات اور مذہب جیسے عناصر شامل ہوتے ہیں۔ یہی عناصر کسی بھی نظریے کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے جو ایک مضبوط نظریے کے سبب وجود میں آیا۔ پاکستان کے نظریے کی اساس دین اسلام ہے جو مسلمان کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوالات کے مختصر جوابات

س1: نظریہ کی تعریف لکھیں۔ (K.B)

ج: **نظریہ کی تعریف**

نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

س2: نظریہ کے ماخذ کون کون سے ہیں؟ ان کے نام تحریر کریں۔ (K.B)

ج: **نظریہ کے ماخذ**

نظریے کے درج ذیل ماخذ ہیں:

- مشترکہ مذہب
- مشترکہ سیاسی مقاصد
- مشترکہ تعلیمی مقاصد
- مشترکہ معاشی مقاصد
- مشترکہ ثقافتی مقاصد

س3: ہندو تحاریک کے مقاصد بتائیں۔ (K.B)

ج: **ہندو تحاریک کے مقاصد**

انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں کئی ہندو تحریکوں مثلاً آریا سماج اور برہمو سماج وغیرہ نے جنم لیا۔ جن کا مقصد:

- ہندوازم کی اشاعت
- مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا

س4: آریا سماج کا بانی کون تھا؟ اس تنظیم کے مقاصد بیان کریں۔ (K.B)

ج: **آریا سماج**

آریا سماج کا بانی پنڈت دیانند سرسوتی تھا جس نے شدھی کے نام سے ایک پروگرام شروع کیا جس کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو یعنی شدھی (ہندو ذہن کے مطابق پاک صاف) بنانا تھا۔

س5: انگریزوں کی برصغیر آمد سے تعلیمی نظام میں کیا تبدیلیاں رونما ہوئیں؟ (K.B)

ج: **تعلیمی نظام میں تبدیلیاں**

- انگریزوں نے برصغیر پر قبضے کے بعد ایسا نظامِ تعلیم متعارف کرایا جس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔
- مسلم علماء نے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انگریزی زبان سیکھنے کو خلافِ اسلام قرار دیا۔

س6: نظریہ کی اہمیت کے حوالے سے چند نکات بیان کیجیے۔ (U.B)

ج: **نظریہ کی اہمیت**

- نظریہ لوگوں کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ اقوام اسی وجہ سے زندہ نظر آتی ہیں۔
- نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔
- نظریہ قوم کو متحدہ رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- نظریہ انقلاب کو جنم دیتا اور اس کی وجہ سے نئی راہیں نکلتی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ برصغیر میں پاکستان کے نام سے ایک آزاد ریاست کا قیام صدی کا اہم ترین واقعہ ہے: (K.B)

(A) انیسویں صدی　(B) بیسویں صدی　(C) اکیسویں صدی　(D) بائیسویں صدی

2۔ نظریہ کے لیے انگریزی زبان میں لفظ استعمال ہوتا ہے: (K.B)

(A) فلاسفی　(B) اکانومی　(C) آئیڈیالوجی　(D) کلچر

3۔ لفظ "نظریہ" اپنی تعریف اور معانی کے لحاظ سے ابتدا ہی سے سماجی دانشوروں کے درمیان باعث رہا: (K.B)

(A) اتحاد رائے کا　(B) اجتماعی رائے کا　(C) اختلاف رائے کا　(D) روایتی رائے کا

4۔ نظریے کے لغوی معنی ہیں: (K.B)

(A) فہم و فراست　(B) حکمت و دانائی　(C) سوچ یا مقصد　(D) سوچ و بچار

5۔ کسی شے کے وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے کہلاتا ہے: (K.B)

(A) فلاسفی　(B) ذاتی سوچ　(C) عقل و شعور　(D) نظریہ

6۔ انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند میں ہندو تحریکوں نے جنم لیا: (K.B)

(A) آریا سماج　(B) برہمو　(C) آریا سماج اور برہمو سماج　(D) کوئی بھی نہیں

7۔ آریا سماج کا بانی تھا: (K.B)

(A) پنڈت دیانند سرسوتی　(B) گاندھی　(C) نہرو　(D) راج گوپال

8۔ ہندو ذہن کے مطابق شدھی بنانا کہتے ہیں: (K.B)

(A) ناپاک بنانا　(B) پاک بنانا　(C) مردہ کو جلانا　(D) رسومات ادا کرنا

9۔ برہمو سماج کا بانی تھا: (K.B)

(A) راجا رام سنگھ　(B) راجا رام بھوپال رائے　(C) راجہ رام موہن رائے　(D) راجا رام کشن رائے

10۔ کانگریسی وزارتوں کا دور حکومت رہا: (K.B)

(A) 1933-35　(B) 1939-41　(C) 1941-43　(D) 1937-39

11۔ جنگ آزادی لڑی گئی: (K.B)

(A) 1857ء میں　(B) 1867ء میں　(C) 1877ء میں　(D) 1888ء میں

12۔ اردو رسم الخط میں لکھی جاتی ہے: (K.B)

(A) عربی　(B) ہندی　(C) فارسی　(D) عبرانی

13۔ ہندی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے: (K.B)

(A) عربی　(B) ہندی　(C) دیوناگری　(D) فارسی

14۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے: (U.B)

(A) اسلامی نظریہ حیات　(B) اسلامی نظریاتی عوامل　(C) اسلامی نظریاتی تہذیب　(D) اسلامی نظریاتی ثقافت

www.ilmkidunya.com

نظریہ پاکستان کا مفہوم (MEANINGS OF IDEOLOGY OF PAKISTAN)

تفصیلی سوالات

س1: نظریہ پاکستان کا مفہوم کیا ہے؟ اس کی تعریفیں لکھیں۔ (K.B)(RWP-2017)

ج:

نظریہ پاکستان کا مفہوم

نظریہ پاکستان ہندو معاشرے میں اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کے لئے جنوبی ایشیا کی مسلم کمیونٹی کی جبلت سے نکلا ہے۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ اسلام اور ہندو مذہب صرف دو مذاہب نہیں ہیں، بلکہ دو معاشرتی احکام ہیں جن سے دو الگ الگ ثقافتیں پیدا ہوئیں۔ دونوں کے مابین مطابقت نہیں ہے۔ اس سرزمین کی تاریخ کا گہرا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین اختلافات سیاسی بالادستی کی جدوجہد تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ دو معاشرتی احکامات کے تصادم میں بھی ظاہر ہیں۔ ان عوامل کی وجہ سے نظریۂ پاکستان کو تقویت ملی۔

پاکستان کا وجود:

ایک موقع پر قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر کا پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔

نظریہ پاکستان کی بنیاد:

اسلامی نظریۂ حیات نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے۔ نظریۂ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔

نظریہ پاکستان کا لائحہ عمل:

"نظریہ" کی تعریف کی روشنی میں "نظریۂ پاکستان" وہ لائحہ عمل تھا جس کی بنیاد ایک خاص نظریہ یعنی "اسلام" پر رکھی گئی تھی۔ جس کو واضح کرنے کا مقصد اسلام کو ایک تہذیبی، ثقافتی، تمدّنی، سیاسی اور معاشی نظام کے طور پر نافذ کرنا تھا۔

پاکستان کا قیام:

- پاکستان کا قیام ایک نظریے کے تحت عمل میں آیا، جو نظریۂ پاکستان کہلاتا ہے۔
- نظریۂ پاکستان کی حیثیت پاکستان کے وجود میں روح کی طرح ہے جس کے بغیر پاکستان کے قیام کا کوئی تصوّر نہیں کیا جا سکتا۔
- تحریکِ پاکستان کے دوران مسلمانانِ ہند نے شعوری طور پر ایک نظریے کے تحت آزاد مسلمان مملکت کے قیام کی جدوجہد کی۔

نظریۂ پاکستان کی تعریف

ذیل میں نظریۂ پاکستان کی تعریف پیش کی گئی ہے:

الگ خطۂ زمین کا حصول:

نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

مجموعی تصوّر:

تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان کے مجموعی تصوّر کو نظریۂ پاکستان کہتے ہیں۔

نظریاتی بنیاد:

نظریۂ پاکستان وہ نظریاتی بنیاد ہے جس کے تحت برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی شناخت، حقوق، علیحدہ وطن اور قومی فلاح وبہبود کے لیے جدوجہد کی۔

حاصل کلام:

www.ilmkidunya.com

نظریہ پاکستان وہ متحرک کوشش تھی جس کی وجہ سے برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے مذہب، شناخت، حقوق اور تہذیب و ثقافت کی حفاظت کی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: نظریۂ پاکستان کا مفہوم لکھیں۔ (U.B)

ج: **نظریۂ پاکستان**

اسلامی نظریۂ حیات نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے۔ نظریۂ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔ "نظریہ" کی تعریف کی روشنی میں "نظریہ پاکستان" وہ لائحہ عمل تھا جس کی بنیاد ایک خاص نظریہ یعنی "اسلام" پر رکھی گئی تھی۔ جس کو واضح کرنے کا مقصد اسلام کو ایک تہذیبی، ثقافتی، تمدنی، سیاسی اور معاشی نظام کے طور پر نافذ کرنا تھا۔

س2: قائداعظمؒ نے پاکستان کے وجود کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **پاکستان کا وجود**

ایک موقع پر قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر کا پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔

س3: نظریہ پاکستان کی تعریف لکھیں؟ (مشقی سوال نمبر3)(U.B)

ج: **نظریۂ پاکستان کی تعریف**

ذیل میں نظریۂ پاکستان کی تعریف پیش کی گئی ہے:

- نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔
- تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان کے مجموعی تصور کو نظریۂ پاکستان کہتے ہیں۔
- نظریۂ پاکستان وہ نظریاتی بنیاد ہے جس کے تحت برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی شناخت، حقوق، علیحدہ وطن اور قومی فلاح وبہبود کے لیے جدوجہد کی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے:** (K.B)

(A) اجتماعی نظام　(B) دو قومی نظریہ　(C) ترقی پسندیدیت　(D) اسلامی نظریہ حیات

2۔ **پاکستان تو اسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر میں پہلا ہندو ہوا تھا:** (K.B)

(A) عیسائی　(B) یہودی　(C) مومن　(D) مسلمان

3۔ **"نظریۂ" کی تعریف کی روشنی میں "نظریۂ پاکستان" تھا:** (K.B)

(A) سوچ　(B) فکر　(C) لائحہ عمل　(D) فلسفہ

4۔ **نظریۂ پاکستان کی حیثیت پاکستان کے وجود میں ہے:** (K.B)

(A) جسم کی طرح　(B) روح کی طرح　(C) جان کی طرح　(D) دل کی طرح

5۔ **نظریۂ پاکستان سے مراد ایسا خطہ جس میں مسلمانانِ برصغیر اپنے نظریات کو محفوظ کر سکیں:** (U.B)

www.ilmkidunya.com

(A) قرآن و سنت کی روشنی میں (B) اسلامی افعال کی روشنی میں (C) اسلامی کردار کی روشنی میں (D) اسلامی افکار کی روشنی میں

ہندوستان میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران میں اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت

تفصیلی سوالات

س1: برصغیر میں اسلام کی بنیادی اقدار اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 5)(K.B)

ج: اسلام کی بنیادی اقدار اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان

تعارف:

نظریۂ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی روح ہے اور اس کی وجہ سے ہی محفوظ اور سلامت ہے۔ پاکستان کے وجود کا انحصار اسی نظریہ پر ہے جس کی بنیاد پر یہ وجود میں آیا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان اسی نظریے کے تحت قائم کیا اور یہی نظریہ اسے مضبوط اور مستحکم رکھ سکتا ہے۔ اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لیے ہی پاکستان قائم کیا گیا۔

اسلامی اقدار:

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے مطالبے کے وقت یہ طے کیا تھا کہ اسلام کے سنہرے اصولوں پر مبنی معاشرہ بنایا جائے گا جہاں اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے گا جو درج ذیل ہیں:

- انصاف
- مساوات
- آزادی
- رواداری

بنیادی انسانی حقوق:

قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم سے سوال کیا گیا کہ تقسیم کیے بغیر برصغیر میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہے تو پھر پاکستان کا مطالبہ کیوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا:

"بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔"

مثالی ریاست کا قیام:

قائداعظمؒ کی نظر میں پاکستان کو ایک ایسا ملک بنانا تھا جہاں حقوق، انسانی آزادی، انصاف اور رواداری کار فرما ہونا تھی۔ اس طرح پاکستان دوسرے ممالک اور معاشروں کے لیے ایک مثال بن سکتا تھا تاکہ وہ بھی اس کے نقشِ قدم پر چل کر خوشگوار اور فلاحی صورت اختیار کر سکتے۔ نظریۂ پاکستان فلاحی اور مثالی ریاست کے قیام کی بنیاد سمجھا گیا۔

مسلمان مصلحین

برصغیر میں دو قومی نظریہ کی ابتدا تو مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہو گئی تھی۔ پھر مختلف موقعوں پر اس نظریہ کی وضاحت، ترقی اور مضبوطی کے امکان کی صورتیں پیدا ہوتی گئیں۔

سرسید احمد خان:

1867ء میں سرسید احمد خان نے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں اور ایک دوسرے میں جذب نہیں ہو سکتیں۔

دیگر مصلحین:

ان مصلحین نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔

- 1879ء میں مولانا جمال الدین افغانیؒ
- 1890ء میں مولانا عبدالحلیم شرر
- 1928ء میں مولانا مرتضیٰ احمد میکش

www.ilmkidunya.com

علامہ محمد اقبالؒ:

علامہ محمد اقبالؒ نے 1930ء میں خطبہ الٰہ آباد میں مسلمانوں کی الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔

برصغیر کے مسلمانوں کے معاشرتی اور ثقافتی حالات
(SOCIAL AND CULTURAL CONDITIONS OF MUSLIMS OF SUB-CONTINENT)

تعارف:

نظریۂ پاکستان ایک مخصوص طرز زندگی اور تہذیب وثقافت کی دعوت دیتا ہے۔ بلاشبہ برصغیر کی مسلم تہذیب وثقافت پر اسلام نے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے منفرد نسلی وتمدنی، تاریخی ورثہ اور جغرافیائی ماحول کی وجہ سے بھی روایات نے نشوونما پائی۔

اسلام کی ثقافتی اقدار کا تحفظ:

ایسے تمام طریقے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف نہیں تھے وہ یہاں کے مسلمانوں کا ثقافتی ورثہ تھا اور آج بھی ہے برصغیر میں دوسری قوموں کے ساتھ رہ کر مسلمانوں نے اسلام کی ثقافتی اقدار کا تحفظ کیا۔

قانون کی حاکمیت:

اسلام اپنی روح میں ایک جمہوری نظام ہے۔ اس میں شورائی طریقے کو اہمیت حاصل ہے اور اسلام میں قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا مقصد ہوتا ہے۔ نظریۂ پاکستان پر عمل کرنے سے ہی برصغیر کے مسلمانوں میں رواداری، انصاف اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔

جمہوریت کی کامیابی:

نظریۂ پاکستان میں جمہوریت ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ قومی تعمیرِ نو کا انحصار ملی جذبوں کی آبیاری، جمہوریت کی کامیابی اور اسلام سے وابستگی پر ہے۔

برصغیر کے مسلمان:

برصغیر میں کئی زبانیں بولنے والے مسلمان رہتے تھے، اُن کی ثقافتیں، روایتیں، نسلیں اور سماجی ماحول مختلف تھے اور رنگوں میں بھی یکسانیت نہیں تھی۔

اسلام ایک واحد طاقت:

دینِ اسلام ہی وہ واحد طاقت تھی جو تمام مسلمانوں کو ایک قوم کے سانچے میں ڈھالے ہوئے تھی۔

مسلمان کی پہچان:

اسلام کی رُو سے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ مسلمان ہمیشہ اپنی پہچان اپنے مذہب کے حوالے سے کراتے تھے۔

مسلم ملت:

علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ملّت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔ انھوں نے مسلم ملّت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصوّر اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر   خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار   قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

مضبوط ارادے:

کانگریس اور انگریز حکومت کی مشترکہ قوت قائداعظمؒ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے مضبوط ارادوں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھی۔ قائداعظمؒ ان دونوں سے مسلمانوں کو آزادی دلانا چاہتے تھے۔

مسلمانوں کی وابستگی:

ہندوؤں کی عددی برتری اور انگریز حکومت کی بے پناہ طاقت مسلمانوں کو پاکستان بنانے سے نہ روک سکی۔ اس کی وجہ اسلام سے مسلمانوں کا وابستہ ہونا تھا۔

www.ilmkidunya.com

مسلمانوں کا تحفظ:

قائد اعظمؒ اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے مسلسل کوشاں رہے اور مخالفوں کے پہاڑ بھی اُن کا راستہ نہ روک سکے۔

جداگانہ قومیت کا تصوّر:

مسلم قوم نے اپنے عظیم قائد کی سربراہی میں اپنے آپ کو ایک مضبوط اور بھرپور قوم ثابت کیا اور ملّی اتحاد کے ذریعے مسلمانوں کے جداگانہ قومیت کے تصور کو کامیاب بنایا۔ یہ تصور نظریۂ پاکستان کہلایا۔

حاصل کلام:

نظریہ پاکستان اسلامی فلاحی ریاست کا وہ تصور ہے جسے اسلامی اقدار کے اصولوں کے مطابق بنایا گیا۔ اس ریاست کا قیام محض ایک سوچ نہیں تھی بلکہ اس کے پیچھے ایک مضبوط اسلامی تہذیب و ثقافت تھی جو اس کے وجود کی وجہ بنی۔

اسلامی ریاست اور اقلیتوں کے حقوق

س1: پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں کیا یقین دہانی کرائی گئی؟ نیز نظریۂ پاکستان سے آگاہی کیوں ضروری ہے؟ (K.B)

ج:

اقلیتوں کے حقوق

قائد اعظمؒ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا تھا کہ پاکستان ایک مذہبی نہیں بلکہ اسلامی فلاحی ریاست ہو گی۔ اس سلسلے میں درج ذیل نکات کی صورت میں غیر مسلموں کو برابر حقوق کی یقین دہانی کرائی گئی:

- یہاں غیر مسلموں کو مسلمانوں کے برابر درجہ ملے گا۔
- غیر مسلم آزاد اور خوشگوار فضا میں سانس لے سکیں گے اور انھیں برابر حقوق حاصل ہوں گے۔
- غیر مسلموں کے ساتھ رواداری اور انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں گے۔

عبادات کی آزادی:

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قائد اعظم نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں اور انہیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔“

نظریۂ پاکستان سے آگاہی

آج کی نوجوان نسل کو نظریۂ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے مقاصد سے پوری طرح آگاہ رکھنے کی ضرورت ہے اس سلسلے میں درج ذیل نکات کی صورت میں نظریۂ پاکستان کی آگاہی کرائی گئی ہے:

قیام پاکستان کے مقاصد:

وطن سے جذباتی رشتے اور محبت کو جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ آج کی پاکستانی قوم کو نظریۂ پاکستان سے پوری طرح آگاہی دی جائے۔ انھیں اُس عظیم تحریک سے آگاہ کیا جائے جو پاکستان کی تخلیق کے لیے برصغیر میں چلائی گئی۔

نظریۂ پاکستان کی اہمیت:

پاکستان کے عوام کو مضبوط اور متحد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انھیں نظریۂ پاکستان کی اہمیت اور تحریکِ پاکستان کے رہنماؤں کی قربانیوں کا پوری طرح علم ہو۔ ملک بھر میں زبان، علاقہ اور صوبوں کی سطح پر نفرتوں کے خاتمے کے لیے نظریۂ پاکستان سے دلی لگاؤ پیدا کرنا ضروری ہے۔

حاصل کلام:

اسلام جہاں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے وہی وہ غیر مسلموں کے حقوق کا بھی مکمل پاسباں ہے۔ دین اسلام میں جو اخلاقی تعلیمات دی گئی ہیں ان میں کسی طرح کی کوئی تمیز نہیں کہ مسلمان سے کیسے پیش آیا جائے اور کافر کے ساتھ کیسے پیش آیا جائے۔ انہی وجوہات پر اقلیتوں کو پاکستان میں مکمل

www.ilmkidunya.com

آزادی دی گئی۔ نظریہ پاکستان سے آگاہی ایک ضروری عنصر ہے جس سے نوجوان نسل کو قیام پاکستان کے وقت پیش آنے والی مشکلات سے آگاہی دی جاسکتی ہے تاکہ اسے پتا چلے کہ قیام پاکستان کے پیچھے ایک مضبوط اسلامی تہذیب و ثقافت تھی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: قائداعظمؒ کے فرمان میں نظریۂ پاکستان کے حوالے سے انسانی حقوق کو کیسے واضح کیا گیا؟ (K.B)

ج: **بنیادی انسانی حقوق**

قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم سے سوال کیا گیا کہ تقسیم کیے بغیر برصغیر میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہے تو پھر پاکستان کا مطالبہ کیوں؟ آپ نے جواب میں فرمایا:

"بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔"

س2: دو قومی نظریہ کے بارے میں کن مسلمان مصلحین نے الگ ریاست کا تصور پیش کیا؟ (K.B)

ج: **مسلمان مصلحین**

وہ مصلحین جنھوں نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کا تصور پیش کیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

- 1867ء میں سر سید احمد خان
- 1879ء میں مولانا جمال الدین افغانیؒ
- 1890ء میں مولانا عبدالحلیم شرر
- 1928ء میں مولانا مرتضیٰ احمد میکش
- 1930ء میں علامہ محمد اقبالؒ

س3: مسلم ملّت کی اساس کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **مسلم ملت کی اساس**

علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ملّت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔ انھوں نے مسلم ملّت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصوّر اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

؎ اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

س4: قائداعظمؒ نے اقلیتوں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **اقلیتوں کے حقوق**

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں قائداعظم نے اسلامی ریاست کے تصور کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

www.ilmkidunya.com

"آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے شہری مساوی ہیں اور انہیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔"

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نظریہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ہے: (U.B)

(A) روح (B) جسم (C) دل (D) دماغ

2۔ سر سید احمد خان نے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں: (K.B)

(A) 1888ء میں (B) 1867ء میں (C) 1868ء میں (D) 1890ء میں

3۔ مولانا جمال الدین افغانیؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی: (K.B)

(A) 1872ء میں (B) 1888ء میں (C) 1879ء میں (D) 1880ء میں

4۔ مولانا عبد الحلیم شرر نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی: (K.B)

(A) 1890ء میں (B) 1899ء میں (C) 1891ء میں (D) 1887ء میں

5۔ مولانا مرتضیٰ احمد میکش نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی: (K.B)

(A) 1906ء میں (B) 1922ء میں (C) 1927ء میں (D) 1928ء میں

6۔ علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الٰہ آباد میں مسلمانوں کی الگ ریاست کا تصور پیش کیا: (K.B)

(A) 1930ء میں (B) 1920ء میں (C) 1940ء میں (D) 1950ء میں

7۔ علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ہیں: (U.B)

(A) ملّت (B) ستون (C) طاقت (D) قوم

8۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا: (K.B)

(A) 13 مارچ 1947ء کو (B) 12 جون 1948ء کو (C) 11 جون 1947ء کو (D) 11 اگست 1947ء کو

نظریہ پاکستان کے عناصر (ELEMENTS OF IDEOLOGY OF PAKISTAN)

تفصیلی سوالات

س1: نظریۂ پاکستان کے عناصر کی تفصیل سے وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B)

ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔ (BWP 2016, LHR 2013, 14, 17, GRW 2014)

ج: **نظریۂ پاکستان کے عناصر**

تعارف:

برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ ریاست اس لیے حاصل کی تا کہ اللہ تعالیٰ کے حتمی اور قطعی اقتدار اعلیٰ کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس ذاتِ عظیم کی برتر اور مطلق قوت کو نافذ کیا جا سکے اور ایک ایسا نظام رائج ہو جس میں قرآن پاک اور احادیثِ رسول ﷺ پر مبنی اصولوں کو اپنایا گیا ہو۔ نظریۂ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریۂ حیات پر رکھی گئی ہے نظریۂ پاکستان کے عناصر درج ذیل ہیں:

- عقائد
- عبادات
- قانون کی حکمرانی
- اخوت و مساوات
- عدل و انصاف

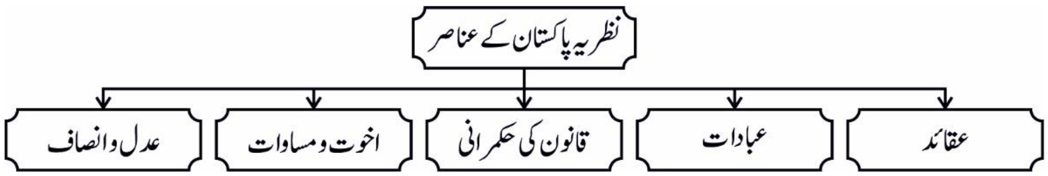

ان عناصر کی تفصیل ذیل میں پیش ہے:

1- عقائد:

اسلام کی فلک بوس عمارت عقیدہ کی اساس پر قائم ہے۔ اگر اس بنیاد میں ضعف یا کجی پیدا ہو جائے تو دین کی عظیم عمارت کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ نے مکہ معظمہ میں تیرا سال کا طویل عرصہ صرف اصلاحِ عقائد کی جدوجہد میں صرف کیا۔ اور انسانیت کی فوز و فلاح دین اسلام ہے۔ دین اسلام بنیادی طور پر چند عقائد کے مجموعے کا نام ہے۔ جو انسان عقائد پر دل و جان سے ایمان لے آئے اور اپنے عمل سے اس ایمان پر مہر تصدیق بھی ثبت کرے اسے مسلمان کہتے ہیں۔

ایمان:

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

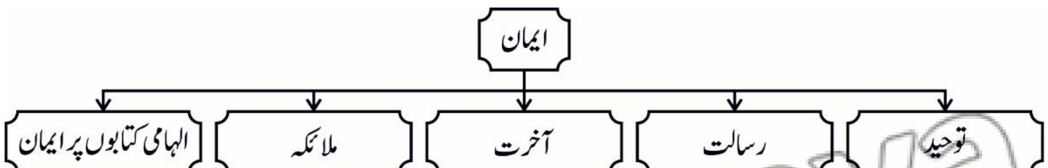

عقیدہ توحید:

عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

اللہ کی قدرت:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: (**"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"**) (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 20)

یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں

انسان کی حیثیت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے نائب کی حیثیت سے اس دنیا میں بھیجا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ

www.ilmkidunya.com

ترجمہ: ("میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔") (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 30)

اس کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔

قادرِ مطلق:

اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان اپنی طاقت کے مطابق عمل کرے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

عقیدۂ رسالت:

عقیدۂ رسالت کا مفہوم درج ذیل نکات سے واضح ہوتا ہے:

- عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے
- رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔
- قرآن مجید اور اسوۂ رسول A کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد A کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا۔
- یہ ایمان رکھنا کہ آپ A کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

2- عبادات (ارکانِ اسلام):

قرآن کی رو سے عبادت وہ اصل مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ انبیاء کرام کو بھی دنیا میں اسی لئے بھیجا گیا تا کہ وہ انسان کو اللہ کی عبادت کی دعوت دیں اور طاغوت سے دور رہنے کی تلقین کریں۔ عبادات کے ذریعے انسان میں اطاعت اور فرماں برداری کا ایک مزاج تشکیل پاتا ہے۔

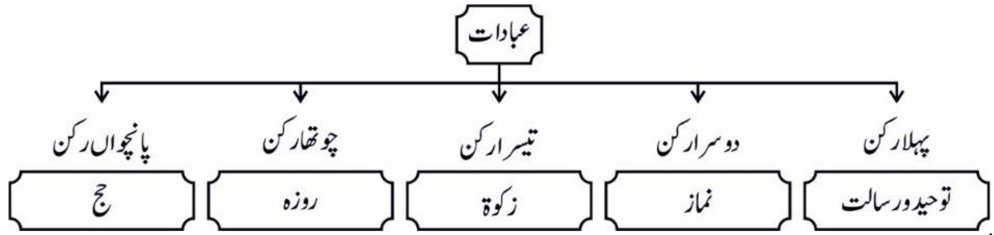

پہلا رکن:

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔

دوسرا رکن:

دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

مقررہ اوقات میں ادائیگی:

نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ: ("بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے") (سورۃ النساء، آیت نمبر: 103)

نماز قائم کرنا:

نماز قائم کرنا، دینِ اسلام کو قائم کرنے کا وہ نمونہ ہے جس کا مظاہرہ ہر روز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔

تیسرا رکن:

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

زکوٰۃ کے معاشی فوائد:

زکوٰۃ اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

چوتھا رکن:

چوتھا رکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بھی قربت کا ذریعہ ہے۔

پانچواں رکن:

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے حج کے موقع پر" اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک "کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

3- قانون کی حکمرانی:

قانون کا سرچشمہ:

قانون کی حکمرانی اسلام کے نظام کی اہم خوبی ہے۔ اس کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔

قانون کی بنیاد:

قرآن اور اسوۂ رسول A قانون کی بنیاد ہیں۔ بادشاہ اور غلام بھی اس قانون کے سامنے برابر ہیں۔

باہمی مشورے:

اسلام کے نظام میں جمہوریت کی روح موجود ہے۔ حکمرانوں کو باہمی مشورے کے ذریعے فیصلوں کا پابند کر کے جمہوریت کی مہر لگا دی گئی ہے، شرط یہ ہے کہ تمام فیصلے قرآن و سنت کی روشنی میں ہوں۔

4- اخوّت و مساوات:

اسلامی معاشرہ میں اخوّت و مساوات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

مواخاتِ مدینہ:

مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت بنائی تو اس میں اخوت اور مساوات مثالی تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے اور مساوات کا تقاضا کرتا ہے جو" مواخاتِ مدینہ" میں نظر آئی تھی۔

حقوق العباد کی تلقین:

اسلام سے پہلے اخوت و مساوات کے اصول کی شدید کمی تھی اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے لیکن مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضورِ اکرم A نے حقوق العباد پر عمل کرتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔ آپ A نے لوگوں کو زندگی بسر کرنے کا ضابطہ دیا تاکہ لوگ آپس میں محبت سے رہ سکیں اور معاشرے میں بھائی چارے اور مساوات کی فضا قائم ہو۔

زکوٰۃ اور خیرات کا نظام:

آپ A نے زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کو وضع کیا اور سود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال (لُوٹ کھسوٹ) کی گنجائش نہیں۔

مسلمان کے اصول:

اخوّت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہونے چاہییں تاکہ کسی کے حقوق چھینے نہ جا سکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔

حضورِ اکرم A کا ارشاد ہے:

" ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اسکی غیبت نہیں کرتا"۔

(سنن الترمذی، حدیث نمبر: 2747)

کینہ اور حسد:

آپ A نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

مساوات پر زور:

اسلامی معاشرہ میں جہاں اخوت اور بھائی چارے کو مقام حاصل ہے وہاں مساوات پر بھی زور دیا گیا ہے اقبالؒ کے الفاظ میں:

www.ilmkidunya.com

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز   نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

برابری کا تصور:

اسلام میں اُونچ نیچ کا کوئی تصور نہیں ہے۔ اسلام نے ایسے معاشرے کی بنیاد رکھی ہے۔ جس میں غریب اور امیر سب ایک جیسے ہیں، کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔

فضیلت کا معیار:

حضرت محمدA نے اپنے آخری خطبہ میں یوں بیان فرمایا:

"اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔" (مسند احمد، حدیث نمبر:22391)

اسلام اور مساوات:

اسلام تو نام ہی مساوات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص برتر نہیں ہے۔ اگر کوئی بڑا ہے تو اچھے اعمال کی بنا پر بڑا ہو سکتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ مسجد میں کوئی شخص افضل نہیں ہے۔ سب ایک امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اللہ کے حضور کسی کو برتری حاصل نہیں۔

مساوات نسلِ انسانی کا درس:

اللہ تعالیٰ نے مساوات نسل انسانی کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۚ

ترجمہ: **"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے"**۔(سورۃ الحجرات، آیت نمبر:13)

5- عدل وانصاف:

عدل وانصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔

انصاف پر مبنی معاشرہ:

جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہو گا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیونکہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہو گا۔

انصاف کی فضا:

طلوعِ اسلام سے پہلے اس قسم کی بے ایمانی کہ طاقتور کو سزا نہ دینا جب کہ کمزور کو سزا دینا عام تھا لیکن اسلام کے بعد عدل وانصاف کا بول بالا ہوا۔ معاشرہ میں عدل وانصاف کی فضا قائم ہوئی اور مسلمان معاشرے میں انصاف ایک اہم ضرورت بن گیا۔

عدل وانصاف کی ضرورت:

عدل وانصاف کی ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔

عدالتی نظام کی ذمہ داریاں:

عدل وانصاف کے سلسلے میں عدالتی نظام کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- عدل وانصاف کے نفاذ کو ممکن بنانا عدالتی نظام کی ذمہ داری ہے۔
- اس مقصد کے لیے عدالتوں کا آزاد ہونا نہایت ضروری ہے۔
- ججوں پر کسی قسم کا سیاسی دباؤ نہیں ہونا چاہیے۔

www.ilmkidunya.com

- قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہو۔
- کوئی امیر ہو یا غریب، سزا سب کے لیے جرم کے مطابق ہونی چاہیے۔

عدل و انصاف ترک کرنے کے نقصانات:

حضور اکرم A کا فرمان ہے کہ جو قوم عدل و انصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

اسوہ حسنہ سے عدل و انصاف کی مثال:

حضور اکرم A نے عدل و انصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ A سے سفارش کی گئی تو آپ A نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ و برباد ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد A بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا"۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر: 3475)

ترقی کا معیار:

عدل و انصاف کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کسی بھی معاشرہ میں قانون کی بالادستی سے معاشرہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔

حاصل کلام:

بلاشبہ نظریہ پاکستان کی اساس درج بالا اسلامی اقدار پر استوار ہے۔ کیونکہ برصغیر میں الگ ریاست کے قیام کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا گیا تھا کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف کے اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے زندگی گزار سکیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: نظریۂ پاکستان کی عناصر کون کون سے ہیں؟ (K.B)

ج: **نظریۂ پاکستان کی عناصر**

نظریۂ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریۂ حیات پر رکھی گئی ہے نظریۂ پاکستان کے عناصر درج ذیل ہیں:

- عقائد
- عبادات
- قانون کی حکمرانی
- اخوت و مساوات
- عدل و انصاف

س2: ایمان سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **ایمان**

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

س3: عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **عقیدہ توحید**

عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کو کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

س4: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اس آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (K.B)

ج: **آیت کا ترجمہ**

مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ: (**"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے"**) (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 20)

یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

س5: اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ اس آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (K.B)

www.ilmkidunya.com

ج: **آیت کا ترجمہ**

مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ: ("میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں")۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 30)

اس آیت کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔

س6: **عقیدہ رسالت کی تعریف کریں۔** (مشقی سوال نمبر7)(U.B)

ج: **عقیدۂ رسالت**

عقیدہ رسالت کی تعریف درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

عقیدۂ رسالت کا مطلب ہے کہ تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے۔ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسولA کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمدA کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا ۔ یہ ایمان رکھنا کہ آپA کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

س7: **نماز کی اہمیت پر قرآنی آیات سے واضح کریں۔** (A.B)

ج: **نماز کی اہمیت**

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْ مِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

ترجمہ: **"بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے"۔** (سورۃ النساء، آیت نمبر:103)

س8: اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْ مِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا **اس آیت کا ترجمہ لکھیں۔** (K.B)

ج: **آیت کا ترجمہ**

ترجمہ: **"بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے"۔** (سورۃ النساء، آیت نمبر:103)

س9: **زکوٰۃ کے معاشی فوائد تحریر کریں۔** (A.B)

ج: **معاشی فوائد**

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

س10: **سود کو حرام کیوں قرار دیا گیا؟** (U.B)

ج: **سود کو حرام**

آپA نے زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کے وضع کیا اور سود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال (لُوٹ کھسوٹ) کی گنجائش نہیں۔

س11: **نبی کریمA نے اخوت اور برادرانہ تعلقات قائم کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟** (K.B)

ج: **برادرانہ تعلقات**

اخوّت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات قائم ہونے چاہیئں تاکہ کسی کے حقوق چھینے نہ جا سکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔ حضورِ اکرمA کا ارشاد ہے:

" ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کہ ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اسکی غیبت نہیں کرتا

(سنن الترمذی، حدیث نمبر:2747)

س12: **علامہ اقبالؒ نے مساوات کو اپنے اشعار میں کیسے بیان کیا؟** (K.B)

ج: **مساوات پر زور**

اسلامی معاشرہ میں جہاں اخوت اور بھائی چارے کو مقام حاصل ہے وہاں مساوات پر بھی زور دیا گیا ہے اقبالؒ کے الفاظ میں:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز　　نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

س13: نبی کریم ﷺ نے مساوات کے بارے میں خطبہ حجتہ الوداع میں کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **خطبہ حجتہ الوداع**

حضرت محمد A نے اس حقیقت کو اپنے آخری خطبہ میں یوں بیان فرمایا ہے:

"اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔" (مسند احمد، حدیث نمبر: 22391)

س14: یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اس آیت کا ترجمہ لکھیں۔

یا قرآن مجید میں مساوات کے متعلق کیا حکم ہے؟ (K.B)

ج: **آیت کا ترجمہ**

ترجمہ: "لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے"۔ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر: 13)

س15: عدالتی نظام کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔ (U.B)

ج: **عدالتی نظام کی ذمہ داریاں**

عدل و انصاف کی ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔

- عدل و انصاف کے نفاذ کو ممکن بنانا عدالتی نظام کی ذمہ داری ہے۔
- اس مقصد کے لیے عدالتوں کا آزاد ہونا نہایت ضروری ہے۔
- ججوں پر کسی قسم کا سیاسی دباؤ نہیں ہونا چاہیے۔
- قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہو۔
- کوئی امیر ہو یا غریب، سزا سب کے لیے جرم کے مطابق ہونی چاہیے۔

س16: اسوۂ حسنہ سے عدل و انصاف کا عملی نمونہ تحریر کریں۔ (U.B)

ج: **اسوہ حسنہ سے عدل و انصاف کی مثال**

حضور اکرم A نے عدل و انصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ A سے سفارش کی گئی تو آپ A نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ و برباد ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد A بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر: 3475)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے ان کے مجموعے کو کہتے ہیں:** (U.B)

(A) ایمان　(B) توحید　(C) عبادات　(D) معاملات

2۔ **انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے:** (K.B)

(A) نائب کی　(B) قاصد کی　(C) ملازم کی　(D) سردار کی

3۔ **عقیدہ رسالت کا مطلب ہے:** (U.B)

www.ilmkidunya.com

(A) کچھ انبیاء پر ایمان لانا (B) تمام رسولوں پر ایمان لانا
(C) نبی کریم کو آخری نبی اور رسول ماننا (D) B اور C دونوں

4۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدہ رسالت کا ہے: (K.B)
(A) ذاتی علم (B) لازمی جزو (C) غیر ضروری جزو (D) A اور C دونوں

5۔ اسلام کا پہلا رکن ہے: (K.B)
(A) روزہ (B) توحید و رسالت (C) نماز (D) حج

6۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے: (K.B)
(A) توحید و رسالت (B) روزہ (C) زکوٰۃ (D) نماز

7۔ نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا ہے: (K.B)
(A) فرض (B) فرض عین (C) فرض کفایہ (D) سنت

8۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے: (K.B)
(A) زکوٰۃ (B) نماز (C) روزہ (D) حج

9۔ زکوٰۃ عبات ہے: (K.B)
(A) مالی (B) جسمانی (C) فکری (D) عملی

10۔ اسلام کا چوتھا رکن ہے: (K.B)
(A) نماز (B) حج (C) زکوٰۃ (D) روزہ

11۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے: (K.B)
(A) حج (B) روزہ (C) نماز (D) زکوٰۃ

12۔ حج لوگوں پر فرض ہے: (K.B)
(A) صاحب مال (B) صاحب اولاد (C) صاحب استطاعت (D) صاحب روزگار

13۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے اور مساوات کا تقاضا کرتا ہے جو نظر آئی تھی: (U.B)
(A) ہجرت مدینہ (B) معاہدہ حدیبیہ (C) میثاق مدینہ (D) مواخات مدینہ میں

14۔ اسلام میں فضیلت کا معیار ہے: (K.B)
(A) عقل مندی پر (B) پرہیز گاری (C) مال و دولت پر (D) تقویٰ پر

15۔ عدل و انصاف کے نفاذ کو ممکن بنانا ذمہ داری ہے: (K.B)
(A) عدالتی نظام کی (B) فوج کی (C) بیوروکریسی کی (D) قومی اسمبلی کی

16۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو قوم عدل و انصاف کو ترک کر دیتی ہے اس کا مقدر بن جاتی ہے: (K.B)
(A) تباہی ہی تباہی (B) امن اور خوش حالی (C) تباہی و بربادی (D) آزادی

17۔ تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی: (U.B)
(A) بڑا آدمی (B) چھوٹا آدمی (C) غریب (D) مسکین

www.ilmkidunya.com

18۔ خدا کی قسم! اگر وہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا: (U.B)

(A) فاطمہؓ بنت محمد ﷺ (B) حضرت عائشہؓ (C) حضرت حفصہؓ (D) حضرت خدیجہؓ

برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دو قومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت

تفصیلی سوالات

س1: دو قومی نظریہ کی وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر 6)(K.B)(LHR 2014, 16, 17, DGK 2017, RWP 2017, MTN 2017, GRW 2013, FSD 2016, 17)

ج: **دو قومی نظریہ کی وضاحت**

آغاز / پس منظر:

برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کر لیتا تھا۔ ایسی صورت میں اپنے سابقہ رشتوں کو ترک کر کے اپنے آپ کو ایک نئے سماجی نظام سے جوڑ لیتا تھا۔ اسی بنیاد پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانانِ برصغیر کا الگ اور منفرد مزاج پیدا ہوا جو ہر لحاظ سے دوسری اقوام ہند سے مختلف تھا۔ اسی تشخص کو اساس مانتے ہوئے دو قومی نظریہ اجاگر رہوا۔

تاریخی تناظر میں دو قومی نظریہ:

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

دو قومی نظریہ کا نصب العین:

دو قومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دو قومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دو قومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

دو قومی نظریہ کا ارتقا

دو قومی نظریہ کا مرحلہ وار ارتقا درج ذیل ہے:

1- **برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا (Two-Nation Theory in Sub-continent):**

مسلمانوں کی آمد:

برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجا داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغِ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسن سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

غزنوی دورِ حکومت:

اس کے بعد غزنوی دورِ حکومت شروع ہوتا ہے۔ جو 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔ غزنوی دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان نے رواج پکڑا اور اسلامی تہذیب کے نقوش گہرے ہوئے۔

سلطنتِ دہلی:

1206ء میں قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔ سلطنت دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں درج ذیل خاندانوں نے حکومت کی:

- خاندانِ غلاماں
- خاندانِ خلجی

- خاندانِ تغلق
- سادات
- لودھی خاندان

مغلیہ دورِ حکومت:

1526ء میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء تک قائم رہی۔مغلیہ دورِ حکومت میں درج ذیل مشہور حکمران تھے:

- بابر
- ہمایوں
- اکبر
- جہانگیر
- شاہجہاں
- اورنگ زیب

آخری مغل حکمران:

آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا۔ جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

2- سر سید احمد خان اور دو قومی نظریہ (Sir Syed Ahmad Khan and Two-Nation Theory)

سر سید احمد خان 1817ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں سر سید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے۔1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہو گئے تو سر سید کو یہ اِحساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔

مسلمان ایک علیحدہ قوم:

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سر سید احمد خان تھے۔

اردو ہندی تنازعہ:

1867ء میں بنارس میں اردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

ایم۔اے۔ او ہائی سکول اور کالج:

اردو ہندی تنازع کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔ او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔

سیاسی حقوق کا تحفظ:

1885ء میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس:

سر سید احمد خان نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

وفات:

سر سید احمد خان نے 1898ء میں وفات پائی۔

3- چودھری رحمت علی اور دو قومی نظریہ (Ch. Rehmat Ali and Two-Nation Theory)

چودھری رحمت علی 1897ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تعلیم اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کی۔ چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔

نیشنل موومنٹ:

www.ilmkidunya.com

1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔

کتابچے کا اجرا:

28 جنوری 1933ء کو انھوں نے "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now or Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا، جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا۔

لفظ پاکستان سے آشنائی:

اس کتابچہ کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ "پاکستان" سے آشنا ہوئیں۔

دو قومی نظریہ کی وضاحت:

چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ ان کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سینکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیر سایہ رہنے کے باوجود ان میں مشترکہ قومیت کا تصوّر پیدا نہ ہو سکا"۔

حاصل کلام:

دو قومی نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت ملی جس نے تحریک آزادی کو جلا بخشی۔ اس دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہندوستان تقسیم ہوا۔ تحریک پاکستان کے اہم رہنماؤں نے مسلسل دو قومی نظریہ کی بھرپور حمایت کی اور الگ ریاست پاکستان کی بنیاد ڈالی۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج:

دو قومی نظریہ

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دو قومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دو قومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

س2: محمد بن قاسم کی سندھ کی فتح پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج:

سندھ کی فتح

712ء میں عرب نوجوان سپہ سالان محمد بن قاسم نے سندھ کے راجا داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسن سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

س3: غزنوی دورِ حکومت کے بارے میں تحریر کریں۔ (K.B)

ج:

غزنوی دورِ حکومت

غزنوی دورِ حکومت 1003ء سے شروع ہوتا ہے۔ جو 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔ اس دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان نے رواج پکڑا اور اسلامی تہذیب کے نقوش گہرے ہوئے۔

س4: سلطنت دہلی میں کن خاندانوں نے حکومت کی؟ نام لکھیں۔ (K.B)

ج:

سلطنت دہلی

سلطنت دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں درج ذیل خاندانوں نے حکومت کی:

- قطب الدین ایبک
- خاندانِ غلاماں

www.ilmkidunya.com

- خاندانِ خلجی
- خاندانِ تغلق
- سادات
- لودھی خاندان

س5: مغلیہ سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی؟

ج: **ظہیر الدین بابر**

1526ء میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء تک قائم رہی۔

س6: مغلیہ دورِ حکومت کے مشہور حکمرانوں کے نام لکھیں؟ (K.B)

ج: **مغلیہ دورِ حکومت**

1526ء میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء تک قائم رہی۔ مغلیہ دورِ حکومت میں درج ذیل مشہور حکمران تھے:

- بابر
- ہمایوں
- اکبر
- جہانگیر
- شاہجہاں
- اورنگ زیب

س7: سر سید احمد خان کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں خدمات تحریر کریں؟ (K.B)

ج: **سر سید کی خدمات**

سر سید کی تعلیمی اور سیاسی خدمات درج ذیل ہیں:

اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ اسی طرح 1885ء میں سر سید احمد کان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سر سید احمد خان نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

س8: "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now OR Never) کے عنوان سے شہرہ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟ (مشقی سوال نمبر6)(K.B)

ج: **کتابچے کا اجرا**

جنوری 1933ء کو انھوں نے "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now or Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا، جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا۔ اس کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ "پاکستان" سے آشنا ہوئیں۔

س9: دو قومی نظریے کے بارے میں چودھری رحمت علی نے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **دو قومی نظریہ کی وضاحت**

چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ ان کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سینکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیر سایہ رہنے کے باوجود ان میں مشترکہ قومیت کا تصوّر پیدا نہ ہوسکا"۔

کثیر الانتخابی سوالات

www.ilmkidunya.com

1۔ برصغیر میں دو قومی نظریے کی ابتدا سے ہوئی: (K.B)

(A) عیسائیوں کی آمد سے (B) مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ
(C) غزنوی کی آمد سے (D) سلجوقیوں کی آمد سے

2۔ عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ میں راجہ داہر کو شکست دی: (K.B)

(A) 713ء میں (B) 714ء میں (C) 715ء میں (D) 712ء میں

3۔ 712ء عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دی: (K.B)

(A) پنجاب میں (B) سندھ میں (C) بلوچستان میں (D) دہلی میں

4۔ غزنوی دورِ حکومت محیط ہے: (K.B)

(A) 1003 سے 1210ء تک (B) 1003ء سے 1206ء تک (C) 1004 سے 1206ء تک (D) 1010 سے 1206ء تک

5۔ غزنوی دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں رواج پکڑا: (K.B)

(A) فارسی زبان نے (B) اردو نے (C) عربی نے (D) ہندی نے

6۔ قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی: (K.B)

(A) 1208ء میں (B) 1202ء میں (C) 1209ء میں (D) 1206ء میں

7۔ سلطنت دہلی کا دورِ حکومت رہا: (K.B)

(A) 1523ء تک (B) 1524ء تک (C) 1525ء تک (D) 1526ء تک

8۔ ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی: (K.B)

(A) 1528ء میں (B) 1527ء میں (C) 1525ء میں (D) 1526ء میں

9۔ مغلیہ سلطنت قائم رہی: (K.B)

(A) 1858ء تک (B) 1857ء تک (C) 1869ء تک (D) 1870ء تک

10۔ 1857ء کی جنگِ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا گیا: (K.B)

(A) اورنگ زیب عالمگیر کو (B) شاہ جہاں کو (C) ہمایوں کو (D) بہادر شاہ ظفر کو

11۔ بنارس میں اردو ہندی تنازع کب ہوا؟ (K.B)

(A) 1868ء (B) 1866ء (C) 1867ء (D) 1865ء

12۔ ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج قائم کیا: (K.B)

(A) سر سید احمد خان نے (B) چودھری رحمت علی نے (C) قاضی محمد عیسیٰ نے (D) مولوی فضل الحق نے

13۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کیا: (K.B)

(A) 1882ء میں (B) 1883ء میں (C) 1884ء میں (D) 1885ء میں

www.ilmkidunya.com

14۔ جنوری 1931ء میں چودھری رحمت علی نے قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا: (K.B)

(A) آکسفورڈ یونیورسٹی (B) پنجاب یونیورسٹی (C) مشیگن یونیورسٹی (D) کیمبرج کالج میں

15۔ چودھری رحمت علی نے "اب یا پھر کبھی نہیں (Now Or Never)" کے عنوان سے مشہور کتابچہ جاری کیا: (K.B)

(A) 28 جنوری 1932ء (B) 28 فروری 1932ء (C) 28 مارچ 1932ء (D) 28 جنوری 1933ء میں

ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی
(ECONOMIC DEPRIVATION OF MUSLIMS IN INDIA)

تفصیلی سوالات

س1: ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)(MTN 2016)

ج: مسلمانوں کی معاشی محرومی

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد خصوصاً مسلمان زیرِ عتاب آئے۔ جب کہ ہندوؤں نے مکمل طور پر انگریز سے مفاہمت کرلی۔ یوں مسلمانوں پر حدید علم کے دروازے بند کر دیے گئے اور خود مسلمان بھی نئی دنیا سے دور ہوتے چلے گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت سی معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی کی تفصیل درج ذیل ہے:

معاشی پالیسیاں:

انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

صنعت و تجارت کا تحفظ:

انگریزوں نے اپنی صنعت و تجارت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عوام پر بھاری ٹیکس لگائے، جس سے مسلمان بھی متاثر ہوئے۔

عہدوں سے برطرفی:

انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹا دیا جو ان کے آباؤاجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آرہے تھے۔ مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ اس طرح مسلمان معاشی طور پر بدحالی کا شکار ہوگئے۔

ہندوؤں کے لیے اعلیٰ عہدے:

انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچا دیا۔

زمینوں سے محرومی:

انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں۔

ملازمتوں پر پابندی:

مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا اور ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنا دیا گیا۔

بنگال میں امن وامان کی خرابی:

انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن وامان کی خرابی کے باعث مناسب زراعت نہ ہونے سے اجناس کی قلّت ہوگئی۔ ان علاقوں میں موجود تمام زرعی اور صنعتی ذرائع ناپید ہوگئے۔

کاریگروں کی منتقلی:

بنگال میں ریشم اور سُوت کے کاریگر اور تاجر دوسرے شہروں کی طرف چلے گئے۔

محصولات میں اضافہ:

تجارتی مال کی نقل و حمل پر جگہ جگہ محصول (ٹیکس) دینے سے مال کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی جو خریداروں کی قوّت خرید سے کہیں زیادہ تھی۔ اس سے تجارت بہت متاثر ہوئی۔ اس طرح دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی بہت نقصان اٹھانے پڑے۔

کسانوں پر محصولات:

ایسٹ انڈیا کمپنی کے نئے ٹیکسوں کے باعث کسانوں پر محصول (ٹیکس) کی شرح بڑھ گئی۔ اس طرح انگریزوں کے ہاتھوں مقامی زراعت کو سخت نقصان پہنچا۔

حاصل کلام:

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ انگریزوں کی نظر میں مسلمان قوم ہی ذمہ دار ٹھہری۔ مسلمانوں کو سنگین نتائج بھگتنا پڑے۔ انگریزوں کے متعصبانہ رویے کی وجہ سے مسلمانوں کو روزگار جائیداد، کاروبار اور ملازمت سے محروم رکھا گیا جو ان کی معاشی مشکلات کا باعث بنا۔ زوال پذیر اقوام ہمیشہ ایسے ہی حالات سے دوچار رہتی ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟ (K.B)

ج: **کمپنی کے قیام کا مقصد**

ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں:

ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں انگریزوں نے قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

س2: جنگِ آزادی کے بعد عہدوں کے حوالے سے مسلمان کن مصائب کا شکار ہوئے؟ (K.B)

ج: **مسلمانوں کی عہدوں سے برطرفی**

مسلمانوں کو جنگ آزادی کے بعد اپنے عہدوں کے حوالے سے درج ذیل مشکلات کا سامنا کرنا پڑا:

- انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹا دیا جو ان کے آباؤاجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آرہے تھے۔
- مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ اس طرح مسلمان معاشی طور پر بدحالی کا شکار ہوگئے۔
- انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچا دیا۔

س3: انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن وامان خراب ہونے سے کیا نقصان ہوا؟ (K.B)

ج: **بنگال میں امن وامان کی خرابی**

انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن وامان کی خرابی سے درج ذیل نقصانات ہوئے:

- انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن وامان کی خرابی کے باعث مناسب زراعت نہ ہونے سے اجناس کی قلّت ہوگئی۔
- ان علاقوں میں موجود تمام زرعی اور صنعتی ذرائع ناپید ہوگئے۔
- بنگال میں ریشم اور سُوت کے کاریگر اور تاجر دوسرے شہروں کی طرف چلے گئے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی:** (K.B)

(A) 1597ء میں (B) 1598ء میں (C) 1599ء میں (D) 1600ء میں

2۔ **انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دے دیں:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) ہندوؤں کو　(B) دوسری اقوام کو　(C) عیسائیوں کو　(D) پارسیوں کو

3۔ بنگال میں کاریگر اور تاجر دوسرے شہروں کی طرف چلے گئے: (K.B)

(A) ریشم اور صابن کے　(B) پٹ سن کے　(C) ریشم اور سوت کے　(D) کھدر اور سوت کے

4۔ تجارتی مال کی نقل و حمل پر جگہ جگہ دینے سے مال کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی: (K.B)

(A) افراطِ زر محصول　(B) محصول (ٹیکس)　(C) تکافل　(D) استحصالی سود

علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت

تفصیلی سوالات

س1: علامہ محمد اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔ (مشقی سوال نمبر3)(K.B)

(GRW 2014, 15, 16, LHR 2013, 15, SWL 2017, BWP 2016)

ج: **نظریہ پاکستان اور علامہ محمد اقبالؒ**

علامہ اقبالؒ کا تعارف:

آپ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے شاعری کے ذریعے برصغیر کے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ آپ نے پاکستان کا تصور پیش کیا اس لیے آپ کو مصور پاکستان کہتے ہیں۔

نظریہ:

لفظ "نظریہ" کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی (Ideology) کہا جاتا ہے۔ "نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو"۔

نظریہ پاکستان:

نظریہ پاکستان قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔ نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے۔

نظریہ پاکستان اور علامہ اقبالؒ:

پہلے پہل آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے۔ ہندوؤں کی تنگ نظری نے جلد ہی علامہ محمد اقبالؒ کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔

نظریہ پاکستان کے حوالے سے علامہ اقبال کے ارشادات کی تفصیل درج ذیل ہے:

شاعری کے ذریعے بیداری:

علامہ محمد اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔

مسلم ملت:

علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ملّت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔ انھوں نے مسلم ملّت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصوّر اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر　　خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمیؐ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار　　قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

www.ilmkidunya.com

خطبہ الہ آباد:

آپ نے خطبہ الہٰ آباد 1930ء کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تا کہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپ نے فرمایا:

"مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

الگ قوم کی حیثیت:

برصغیر میں چونکہ دو الگ الگ قومیں آباد تھیں اس لیے علامہ محمد اقبالؒ مسلمانوں کو ایک بڑی اور الگ قوم کی حیثیت سے اجاگر کرنا چاہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے الگ ریاست ہو۔

حاصل کلام:

علامہ اقبالؒ نے نظریۂ پاکستان کے حوالے سے درج بالا ارشادات کی روشنی میں برصغیر کے مسلمانوں کا الگ تشخص اجاگر کیا اور مسلمانوں کی الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: علامہ اقبالؒ نے اپنے مشہور خطبہ الہٰ آباد میں کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **خطبہ الہٰ آباد**

علامہ اقبال نے اپنے مشہور خطبہ الہٰ آباد میں ارشاد فرمایا:

"مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **علامہ محمد اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو تصور دیا:** (U.B)

(A) الگ ملک کا　(B) الگ رسم و رواج کا　(C) الگ ریاست کا　(D) الگ ثقافت کا

2۔ **علامہ محمد اقبالؒ نے لوگوں کو بیدار کیا:** (U.B)

(A) تقریروں سے　(B) شاعری سے　(C) مضامین سے　(D) تبلیغ سے

3۔ **1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:** (K.B)

(A) قائداعظمؒ　(B) علامہ محمد اقبالؒ　(C) سرسید احمد خانؒ　(D) مولانا محمد علی جوہرؒ

نظریۂ پاکستان اور قائداعظمؒ (ALLAMA IQBAL AND IDEOLOGY OF PAKISTAN)

تفصیلی سوالات

س1: قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کا احاطہ کریں۔ (مشقی سوال نمبر 4) (K.B)(GRW 2013, FSD 2016)

ج: **نظریۂ پاکستان اور قائداعظمؒ**

قائداعظمؒ کا مختصر تعارف:

قائداعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ محمد علی جناح کو ان کی خصوصیات اور کاوشوں کے پیش نظر قوم کی طرف سے انہیں درج ذیل خطاب دیے گئے:

- سفیر امن
- قائداعظم
- بابائے قوم

نظریہ:

لفظ "نظریہ" کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی (Ideology) کہا جاتا ہے۔ "نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو"۔

نظریہ پاکستان:

نظریہ پاکستان قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔ نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح و بہبود کا خیال رکھا جائے۔

تاریخی شخصیت:

تاریخ میں کچھ ایسی شخصیات ملتی ہیں جنھوں نے اقوام کی تقدیر کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ برصغیر کی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا۔

سیاست سے مایوسی:

1933ء میں جب قائداعظم برصغیر کی سیاست سے مایوس ہوئے تو لیاقت علی خان اور دوسرے مسلم رہنماؤں نے انہیں واپس آنے کے لیے قائل کیا۔

دو قومی نظریہ کے حامی:

قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے۔ اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔

نظریہ پاکستان کے حوالے سے قائداعظم کے ارشادات کی تفصیل درج ذیل ہے:

قومیت کی تعریف:

آپ نے اس سلسلے میں فرمایا:

"قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔
مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔"

قراردادِ لاہور میں خطاب:

قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

"ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا"

احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

"پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہیئں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔"

www.ilmkidunya.com

پاکستانی کردار کی عکاسی:

پاکستان کے بننے کے بعد آپ نے فرمایا:

"ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کی زندگی گزاریں"۔

اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ:

آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

افسران سے خطاب:

11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا:

"ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں۔ جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔"

سٹیٹ بینک کا افتتاح:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

حاصل کلام:

قائداعظمؒ نے مختلف مقامات پر خطاب کے دوران قوم کے سامنے نظریۂ پاکستان کی اہمیت اجاگر کی اور پاکستان کا ایک مکمل اور واضح نقشہ پیش کیا۔

سوالات کے مختصر جوابات

س1: قائداعظمؒ نے قومیت کی کیا تعریف بیان کی؟ (K.B)

ج: **قومیت کی تعریف**

قائداعظمؒ نے اس سلسلے میں فرمایا:

"قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کر سکیں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔"

س2: قراردادِ 23 مارچ 1940ء کو قائداعظمؒ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **قراردادِ لاہور میں خطاب**

قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو پیش ہوئی جس میں آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

"ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہو گا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو

www.ilmkidunya.com

مد نظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہو گا"

س3: قائداعظمؒ نے احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **احمد آباد میں خطاب**

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

"پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہئیں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔"

س4: پاکستان بننے کے بعد قائداعظمؒ نے ایک پاکستانی کے فرائض کی تشریح کیسے کی؟ (K.B)

ج: **پاکستانی کردار کی عکاسی**

پاکستان کے بننے کے بعد آپ نے فرمایا:

"ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کی زندگی گزاریں اس کے علاوہ آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔"

س5: قائداعظمؒ نے افسران سے خطاب کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

ج: **افسران سے خطاب**

11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

"ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں۔ جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔"

س6: قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟ (K.B)

ج: **سٹیٹ بینک کا افتتاح**

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا:

" مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے ہیں: (U.B)

(A) الگ مذہب (B) الگ ریاست (C) الگ ثقافت (D) الگ قوم

2۔ قراردادِ لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا: (K.B)

(A) مولانا ظفر علی خان نے (B) قائداعظم محمد علی نے (C) لیاقت علی خان نے (D) مولوی فضل الحق نے

3۔ قائداعظمؒ نے احمد آباد میں خطاب دیا: (K.B)

(A) 29 دسمبر 1940ء (B) 29 مارچ 1942ء (C) 28 جون 1940ء (D) 29 دسمبر 1940ء

4۔ حکومت پاکستان کے افسران سے قائداعظمؒ نے خطاب کیا: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) 11 مارچ 1947ء (B) 11 مئی 1948ء (C) 12 جون 1947ء (D) 11 اکتوبر 1947ء کو

5۔ **قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کیا:** **(K.B)**

(A) یکم جولائی 1949ء (B) یکم جولائی 1948ء (C) یکم جون 1948ء (D) یکم مارچ 1947ء

6۔ **یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے افتتاح کیا:** **(K.B)**

(A) سٹیٹ لائف انشورنس کا (B) مہاجرین کی آبادکاری کا (C) سرکاری دفاتر کا (D) سٹیٹ بینک کا

7۔ **قائداعظم برصغیر کی سیاست سے مایوس ہوئے تو لیاقت علی خان اور دوسرے مسلم رہنماؤں نے انہیں واپس آنے کے لیے قائل کیا:** **(K.B)**

(A) 1931ء میں (B) 1932ء میں (C) 1933ء میں (D) 1934ء میں

اہم ترین معلومات

نظریہ انگریزی زبان میں	آئیڈیالوجی
جنگِ آزادی	1857ء
انگریزی سیکھنے کے خلاف	مسلم علما
اردو رسم الخط	عربی
ہندی رسم الخط	دیوناگری
کانگرسی دورِ حکومت	1937-39
ہندو تحاریک کا جنم	بیسویں صدی
ہندو تحاریک	آریا سماج اور برہمو سماج
آریا سماج کا بانی	پنڈت دیانند سرسوتی
شدھی	ہندو ذہن کے مطابق پاک بنانا
برہمو کا بانی	راجہ رام موہن رائے
نظریۂ پاکستان	اسلامی نظریۂ حیات
سرسید احمد خان دو قومی نظریہ	1867ء
مولانا جمال الدین افغانی	1879ء
مولانا عبدالحلیم شرر	1890ء
مولانا مرتضیٰ احمد میکش	1928ء
خطبہ الہٰ آباد	1930ء
قائداعظم کا دستور ساز اسمبلی سے اجلاس	11 اگست 1947ء
عقائد کا مجموعہ	ایمان
پہلا رکن	توحید و رسالت
دوسرا رکن	نماز

www.ilmkidunya.com

تیسرا رکن	زکوۃ
چوتھا رکن	روزہ
پانچواں رکن	حج
نماز مقررا وقاف میں ادا کرنا	فرض
فتح سندھ	محمد بن قاسم
محمد بن قاسم	712ء
غزنوی دورِ حکومت	1003ء سے 1206ء
قطب الدین ایبک	1206ء
سلطنت دہلی کا دور	1526ء
مغلیہ سلطنت کی بنیاد	ظہیر الدین بابر
مغلیہ سلطنت کی بنیاد	1526ء
مغلیہ سلطنت قائم رہی	1857ء
آخری مغل بادشاہ	بہادر شاہ ظفر
بہادر شاہ ظفر کی قید، اور وفات	رنگون (میانمار)
سر سید احمد خان کی پیدائش	1817ء
اردو ہندی تنازعہ	1867ء
اردو ہندی تنازعہ	بنارس
کانگریس کا قیام	1885ء
سر سید احمد خان کی وفات	1898ء
چودھری رحمت علی کی پیدائش	1897ء
چودھری رحمت علی نامور طالب علم	اسلامیہ کالج لاہور
کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ	جنوری 1931ء
پاکستان نیشنل موومنٹ	1933ء
اب یا کبھی نہیں	چار صفحات
ایسٹ انڈیا کمپنی	1600ء
علامہ اقبال کی پیدائش	9نومبر 1877ء
خطبہ الہ آباد	1930ء
قائداعظم کی پیدائش	25دسمبر1876ء

www.ilmkidunya.com

قرارداد لاہور	23مارچ 1940ء
قائداعظم کا احمد آباد میں خطاب	29دسمبر1940ء
قائداعظم کا پاکستان کے افسران سے خطاب	11اکتوبر 1947ء
قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کیا	یکم جولائی1948ء

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت

14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	C	A	A	D	C	B	A	C	D	C	C	C	B

نظریہ پاکستان کا مفہوم

5	4	3	2	1
A	B	C	D	D

ہندوستان میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران میں اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی وثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت

8	7	6	5	4	3	2	1
D	A	A	D	A	C	B	A

نظریہ پاکستان کے عناصر

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	D	D	C	A	D	A	A	A	D	B	B	D	A	A

18	17	16
A	A	C

دو قومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	D	D	A	C	D	B	D	D	D	A	B	B	D	B

ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی

4	3	2	1
B	C	B	D

نظریۂ پاکستان اور علامہ محمد اقبالؒ

3	2	1
B	B	C

نظریۂ پاکستان اور قائد اعظمؒ

7	6	5	4	3	2	1
D	D	B	D	A	B	D

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ کانگریسی وزارتوں کا دور رہا: (K.B)

(الف) 35-1933ء　(ب) 41-1939ء　(ج) 43-1941ء　(د) 39-1937ء

2۔ قرار دادِ لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا: (K.B)

(الف) مولانا ظفر علی خان نے　(ب) قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے　(ج) لیاقت علی خان نے　(د) شیرِ بنگال مولوی فضل الحق نے

3۔ ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج قائم کیا: (K.B)

(الف) سر سید احمد خان نے　(ب) چودھری رحمت علی نے　(ج) قاضی عیسیٰ نے　(د) مولوی فضل الحق نے

4۔ 1867ء میں جب بنارس میں ہندوؤں کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آگئی جس پر سر سید احمد خان نے واضح اعلان کیا کہ: (U.B)

(الف) مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں　(ب) مسلمان سیاست سے الگ رہیں۔

(ج) ہندو ہمارے دوست نہیں ہیں　(د) مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کریں

5۔ نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے: (U.B)

(الف) اجتماعی نظام　(ب) دو قومی نظریہ　(ج) ترقی پسندیت　(د) اسلامی نظریۂ حیات

6۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے: (K.B)

(الف) قائد اعظمؒ　(ب) علامہ محمد اقبالؒ　(ج) سر سید احمد خان　(د) مولانا محمد علی جوہر

7۔ قیامِ پاکستان کا مطالبہ کرتے وقت مسلمانوں کی سوچ تھی کہ: (U.B)

(الف) عالمِ اسلام کا اتحاد قائم ہو　(ب) مسلم قوم بہتر تعلیم حاصل کر سکے

(ج) وہ اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں　(د) ملک میں معاشی ترقی ہو

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7
د	ب	الف	الف	د	ب	ج

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

1۔ نظریہ لوگوں کی ------- کی عکاسی کرتا ہے۔　سوچ

2۔ انگریزوں نے ہندوستان کے عوام پر بھاری ------- لگائے۔　ٹیکس

3۔ علامہ اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ------- کا تصور دیا۔　ریاست

4۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے ------- کے مسلمانوں کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔　برصغیر

5۔ چودھری رحمت علی نے ------- میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔　1933ء

3۔ کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
1206ء میں	ایک کتابچہ Now Or Never شائع کیا۔	قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔
غزنوی دورِ حکومت	بنارس شہر سے شروع ہوا۔	1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔
اردو، ہندی تنازع 1867ء میں	مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی	بنارس شہر سے شروع ہوا۔
چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں	1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔	ایک کتابچہ Now Or Never شائع کیا۔
1526ء میں ظہیر الدین بابر نے	قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی	مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

4۔ مختصر جوابات دیں۔

1۔ قائداعظم نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟ (K.B)

ج: **سٹیٹ بینک کا افتتاح**

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا:

" مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

2۔ دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **دو قومی نظریہ**

دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دو قومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دو قومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی ااور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

3۔ نظریۂ پاکستان کی تعریف کریں۔ (U.B)

ج: **نظریۂ پاکستان کی تعریف**

ذیل میں نظریۂ پاکستان کی تعریفیں پیش کی گئی ہیں:

- نظریۂ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔
- تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان کے مجموعی تصّور کو نظریۂ پاکستان کہتے ہیں۔
- نظریۂ پاکستان وہ نظریاتی بنیاد ہے جس کے تحت برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی شناخت، حقوق، علیحدہ وطن اور قومی فلاح وبہبود کے لیے جدوجہد کی۔

4۔ عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔ (U.B)

ج: **عقیدۂ رسالت**

عقیدہ رسالت کا مفہوم درج ذیل نکات سے واضح ہوتا ہے:

عقیدۂ رسالت کا مطلب ہے کہ تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے۔ رسالت کو دل وجان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول A کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد A کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا۔ یہ ایمان رکھنا کہ آپ A کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

www.ilmkidunya.com

5۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟ (K.B)

ج: **کمپنی کے قیام کا مقصد**

ایسٹ انڈیا کمپنی کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں:

ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں انگریزوں نے قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

6۔ "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now Or Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟ (K.B)

ج: **کتابچے کا اجرا**

جنوری 1933ء کو چودھری رحمت علی نے "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now or Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا، جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ "پاکستان" سے آشنا ہوئیں۔

5۔ **درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔**

1۔ **نظریہ کے ماخذ اور اہمیت واضح کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " نظریہ کی تعریف، ماخذ اور اہمیت "، صفحہ نمبر 02

2۔ **نظریۂ پاکستان کے عناصر کی تفصیل سے وضاحت کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " نظریہ پاکستان کے عناصر "، صفحہ نمبر 15

3۔ **علامہ محمد اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " نظریۂ پاکستان اور علامہ محمد اقبالؒ "، صفحہ نمبر 31

4۔ **قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کا احاطہ کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " نظریۂ پاکستان اور قائد اعظمؒ "، صفحہ نمبر 33

5۔ **برصغیر میں اسلام کی بنیادی اقدار اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " ہندوستان میں اسلامی دورِ حکومت کے دوران میں اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت "، صفحہ نمبر 10

6۔ **دو قومی نظریہ کی وضاحت کریں۔**

ج: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1، زیر عنوان " برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دو قومی نظریہ کی ابتدا اور ارتقا کی وضاحت "، صفحہ نمبر 23

سرگرمی

- نظریۂ پاکستان کے حوالے سے ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- برصغیر میں دو اقوام کا تصور طلبہ پر واضح کریں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　کل نمبر: 25

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7=1×7)

(i) نظریۂ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ہے:
(A) روح　(B) جسم　(C) دل　(D) دماغ

(ii) پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا:
(A) 13 مارچ 1947ء　(B) 12 جون 1948ء　(C) 11 جون 1947ء　(D) 11 اگست 1947ء

(iii) اسلام کا پہلا رکن ہے:
(A) نماز　(B) توحید و رسالت　(C) روزہ　(D) حج

(iv) مغلیہ سلطنت قائم رہی:
(A) 1858ء تک　(B) 1857ء تک　(C) 1869ء تک　(D) 1870ء تک

(v) انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی:
(A) 1579ء میں　(B) 1598ء میں　(C) 1599ء میں　(D) 1600ء میں

(vi) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد کب دیا؟
(A) 1930ء　(B) 1940ء　(C) 1943ء　(D) 1945ء

(vii) حکومت پاکستان کے افسران سے قائداعظم نے خطاب کیا:
(A) 11 مارچ 1947ء　(B) 11 مئی 1948ء　(C) 12 جون 1947ء　(D) 11 اکتوبر 1947ء

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (10=2×5)

(i) نظریہ کی اصطلاحی تعریف لکھیں۔
(ii) نظریۂ پاکستان کی تعریف لکھیں۔
(iii) پاکستان کے مطالبے میں اسلامی اقدار لکھیں۔
(iv) عقیدۂ رسالت کی تعریف لکھیں۔
(v) قائداعظم نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8=1×8)

دو قومی نظریے کی وضاحت کریں۔

www.ilmkidunya.com